An investment in knowledge pays the best interest.

- BS Urdu Notes
- English Notes
- Notes in PDF
- Classes Notes

Site: www.pkjobsbox.com

نظم خضر راہ (فنی جائزہ)

خضر راہ کا فنی جائزہ

- خضر کی کردار کی اہمیت
- ڈرامائی انداز
- نظم کا دھیمہ لہجہ
- نادر تراکیب
- تشبیہات کا استعمال
- صنعت تلمیع
- مرصع کاری
- صنعت مراعاۃالنظیر
- صنعت ترافق
- محاکات

pkjobsbox.com

An investment in knowledge pays the best interest.

- BS Urdu Notes
- English Notes
- Notes in PDF
- Classes Notes

Site: www.pkjobsbox.com

خضر راہ ترکیب بند ہیئت کے گیارہ بندوں پر مشتمل ہے بحر رمل مثمن محذوف الآخر میں ہے۔ بحر کا وزن اور ارکان یہ ہیں: فَاعلاتُن فَاعلاتُن فَاعلاتُن فَاعِلُن۔

خضر راہ اگرچہ اس دور میں لکھی گئی جب اقبال کی شاعری فنی ارتقا کے ان مدارج پر نہیں پہنچی تھی جہاں اقبال نے مسجد قرطبہ، ذوق و شوق اور ساقی نامہ ایسے شاہکار نکلیں کیے، اس کے باوجود خضر راہ میں اقبال کی فنی انفرادیت نمایاں ہے۔ فنی محاسن کے چند نمایاں پہلو ملاحظہ ہوں:

نظم خضرِ راہ کا فنی جائزہ

- خضر کا کردار
- ڈرامائی کیفیت
- نظم کا دھیمہ لہجہ
- نادر تراکیب
- تشبیہات کا استعمال
- صنعت تلمیح
- مرصع کاری
- صنعت مراعاۃ النظیر
- تجنیس محرف
- صنعت ملمع
- صنعت ترافق
- محاکات

An investment in knowledge pays the best interest.
BS Urdu Notes
English Notes
Notes in PDF
Classes Notes
Site: www.pkjobsbox.com

نظم میں خضر کی کردار کی اہمیت:

خضر راہ میں حیات انسانی اور دور حاضر کے چند مسائل پر بحث کی گئی ہے۔اقبال نے نظم کے آغاز ہی میں خضر کے سامنے چند سوالات پیش کر کے قاری کی دلچسپی اور تجس کو ابھارا ہے۔سوالات کا خاتمہ اس شعر پر ہوتا ہے:

آگ ہے، اولادِ ابراہیم ہے، نمرود ہے
کیا کسی کو پھر کسی کا امتحاں مقصود ہے

اب خضر سے جوابات سننے کا اشتیاق تمام حسیات کو سمیٹ کر سماعت کے مرکز پر لے آتا ہے اور قاری کو یوں معلوم ہوتا ہے جیسے کوئی بہت بڑا پیغمبر یا فلسفی، کائنات اور زندگی کے اہم گوشوں کو بے نقاب کرنے کے لیے اسٹیج پر آ کھڑا ہوا ہے۔

نظم میں یہ ڈرامائی کیفیت جس نے بیان کو زیادہ مؤثر، باوزن اور بھرپور بنا دیا ہے، صرف اس لیے پیدا ہوئی ہے کہ شاعر نے اپنے خیالات کے اظہار کے لیے خضر کے کردار کو ذریعہ یا واستہ بنایا ہے۔

اگر اقبال زیر بحث مسائل پر سیدھے سادے طریقے سے (بزبان خویش) اظہار مار خیال کر دیتے (اور خضر کا کردار معرض گفتگو میں نہ لاتے) تو ایک طرف تو نظم بالکل سپاٹ رہ جاتی اور دوسری طرف ان کے افکار و خیالات میں پیغمبرانہ فرمان کی وہ شان پیدا نہ ہوتی جو ہمیں نظم کی موجودہ صورت میں ملتی ہے۔کیونکہ پہلی صورت میں اقبال جن خیالات کا اظہار کرتے ہو ایک انسان کا نتیجہ فکر ہوتے (جس کا علم بھی محدود ہے اور نظر

An investment in knowledge pays the best interest.
BS Urdu Notes
English Notes
Notes in PDF
Classes Notes
Site: www.pkjobsbox.com

بھی) مگر موجودہ، صورت میں خیالات ایک ایسی ہستی (خضر) کے ہیں جو "چشم جہاں بھی ہیں" ہے اور جس کے علم کا یہ حال ہے کہ:

علم موسیٰ "بھی ہے تیرے سامنے حیرت فروش

نظم میں اقبال نے اپنے افکار و خیالات کو جس تین، اعتماد اور زور دار طریقے سے پیش کیا ہے، اس کا سبب خضر کا کردار ہے اور نظم میں خضر کے کردار کی یہی اہمیت ہے۔ مگر اس اہمیت کا ایک سبب اور بھی ہے۔

نظم کے ابتدا میں ایک پر اسرار کیفیت طاری ہے جیسے ابھی ہمارے سامنے کسی طلسماتی دنیا کے اوراق کھلنے والے ہیں۔ یہاں قاری کی ذہنی کیفیت روایتی داستان سننے والے سامع سے مختلف نہیں۔ وہ پورے اشتیاق دلچسپی اور انہماک کے ساتھ نظم کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ اس کا سبب بھی خضر کا کردار ہے۔

اگر اقبال خضر کے کردار کا سہارا نہ لیتے تو نظم کی طرف قاری کو یوں متوجہ کرنا اور اس کے لیے نظم میں اس درجہ انہماک پیدا کرنا ممکن نہ تھا۔

ڈرامائی کیفیت

خضر راہ میں اقبال جو باتیں کہنا چاہتے ہیں، قارئین (یا سامعین) کے لیے انھیں زیادہ باوزن اور مؤثر بنانے کی خاطر انھوں نے خضر کے کردار کا سہارا لیا ہے اور اس طرح۔ نظم میں ایک ڈرامائی کیفیت پیدا ہو گئی ہے۔

ڈرامے کا پہلا سین ساحل دریا کا وہ منظر ہے جہاں شاعر دل مضطرب کے ساتھ محو نظارہ ہے۔ پورے ماحول پر ایک گہرا سکوت چھایا ہوا ہے۔ جس کا حیرت افزا تاثر قاری میں تجسس پیدا کرتا ہے۔ وہ گہرے سکوت کے اس سمندر میں چھپے ہوئے کسی طوفان کا منتظر ہے، یہاں تک کہ خضر اسٹیج پر نمودار ہو کر مکالمے کی ابتدا کرتا ہے:

An investment in knowledge pays the best interest.
PKJOBSBOX
- BS Urdu Notes
- English Notes
- Notes in PDF
- Classes Notes
Site: www.pkjobsbox.com

اے جویائے اسرار ازل
چشم دل وا ہو تو ہے تقدیر عالم بے حجاب

جواباً شاعر خضر سے مختلف سوالات پوچھنا شروع کرتا ہے۔اس کے پاس سوالات کی ایک طویل فہرست ہے۔ شاعر کے "جہانِ اضطراب میں ایسی شدت ہے کہ وہ ایک سوال کر کے اس کے جواب کا انتظار نہیں کر سکتا بلکہ بیک وقت سارے سوالات خضر کے سامنے پیش کر دیتا ہے۔

ڈرامے کا باقی حصہ خضر کے طویل جواب پر مشتمل ہے۔شاعر نے جس ترتیب کے ساتھ خضر کے سامنے حیات و کائنات اور بین الاقوامی سیاست کے بارے میں سوالات پیش کیے ہیں، وہ اسی ترتیب سے ان کے تفصیلی جوابات دیتے چلے جاتے ہیں۔

حتیٰ کہ خضر کے جوابات کے دوران میں نظم کے اختتام تک شاعر کوئی مزید سوال نہیں کرتا۔خضر کے جوابات اتنے جامع مفصل اور شافی و کافی ہیں کہ شاعر کا ہمہ پہلو اضطراب پوری طرح رفع ہو جاتا ہے اور اسے مزید کوئی سوال حل کرنے کی حاجت نہیں رہتی۔اس ڈرامائی کیفیت نے شاعر کے بیان کو زیادہ جاندار اور موثر بنا دیا ہے۔

نظم کا دھیما لہجہ

بحیثیت مجموعی نظم کا لہجہ نرم ملائم اور دھیما ہے۔پہلے بند کا سکوت افزا منظر اور الفاظ کی نرمی، لہجے کا دھیما پن ظاہر کر رہی ہے۔اور حصے میں شاعر کے محتاط لہجے سے گویا سرھانے میر کے آہستہ بولو" والی کیفیت پیدا ہو گئی ہے۔ اس کے بعد کم و بیش پوری نظم کے لہجے میں نرمی اور دھیما پن غالب ہے۔اگر کہیں لاشعوری طور پر پُر جوش کیفیت پیدا ہونے لگتی ہے تو (ہر چند کہ اس کے معقول اسباب ہوتے ہیں) شاعر اسے دوبارہ مدھم کر دیتا ہے،

مثلاً: دوسرے ہی بند میں جہاں شاعر، خضر کے سامنے مختلف سوالات پیش کر رہا ہے، اس کے لہجے سے شدت اور جوش جزء ھلکتا ہے:

فطرتِ اسکندری اب تک ہے گرم ناونوش

اور اس طرح کے بہت سے دوسرے اشعار اس رنگ تغزل کا پتا دیتے ہیں جو اقبال کی شاعری کا ایک نمایاں وصف ہے اور جو کسی طرح چھپائے نہیں چھپتا۔ خضر راہ میں تغزل کی یہ دور جا بجا آشکارا ہے۔

نادر تراکیب

قلزم ہستی، شہید جستجو، پیک جہاں پیما، نقد حیات، تگاپوئے دمادم ضمیر کن انگال شمشیر بے زنہار، ساز دلبری، شاخ آہو، شاخ نبات، اعرابی والا گہر وغیرہ۔

تشبیہات کا استعمال

جس کی پیری میں ہے مانند کر رنگ شباب
قلزم ہستی سے تو ابھرا ہے مانند حباب
غنچہ سال غافل ترے دامن میں شبنم کب تلک
ہوگیا مانند آب ارزاں مسلمان کا لہو!
جیسے گہوارے میں سو جاتا ہے طفل شیر خوار
موج مضطر تھی کہیں گہرائیوں میں مست خواب

pkjobsbox.com

مرصع کاری

اقبال نے شعوری طور پر لفظی صنعت گرمی کی طرف کبھی توجہ نہیں دی کیونکہ انھیں اپنے بقول: " فن کی باریکیوں کی طرف توجہ دینے کے لیے وقت نہیں ملا "تاہم ان کے کلام میں صنائع بدائع کا بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے جو اقبال کی. غیر شعوری فنی مہارت کا شاہ کار ہے۔ خضر راہ سے چند مثالیں:

صنعت تلمیح

بیچتا ہے ہاشمی ناموس دین مصطفیٰ
خاک و خوں میں مل رہا ہے ترکمان سخت کوش
زندگانی کی حقیقت کوہ کن کے دل سے پوچھ
جوئے شیر و تیشہ و سنگ گراں ہے زندگی

تجنیس محرف

(دو الفاظ کا، حروف کی تعداد و ترتیب کے اعتبار سے مشابہ ہونا لیکن اعرب کے لحاظ سے مختلف ہونا):

خام ہے جب تک تو ہے مٹی کا اک انبار تو
پختہ ہو جائے تو ہے شمشیر بے زنہار تو

صنعت ملمع

(کلام میں ایک سے زیادہ میں جمع کرنا۔ایک مصرع اردو دوسرا فارسی میں۔)

An investment in knowledge pays the best interest.
BS Urdu Notes
English Notes
Notes in PDF
Classes Notes
Site: www.pkjobsbox.com

✓ ملک ہاتھوں سے گیا، ملت کی آنکھیں کھل گئیں حق ترا چشمے عطا کر دست غافل در نگر

صنعت مراعاۃ النظیر

آگ ہے، اولاد ابراہیم ہے، نمرود ہے
کیا کسی کو پھر کسی کا امتحاں مقصود ہے

صنعت ترافق

(جس مصرعے کو چاہیں، پہلے پڑھ پڑھیں، معنی میں کوئی فرق نہ آئے).

رات کے افسوں کے طائر آشیانوں میں اسیر
انجم کم ضو گرفتار طلسم ماہ تاب

محاکات

خضر راہ میں محاکات یا تصویر کاری کی بہت خوب صورت مثالیں ملتی ہیں۔ امیجری کا ایک عمدہ نمونہ نظم کا پہلا بند ہے جس میں شاعر کو دریا کے ساحل پر ٹہلتا ہوا دکھایا گیا ہے۔ یہاں الفاظ کا انتخاب اور تشبیہات کا استعمال بھی پر سکوت تصویر کے عین مطابق ہے۔ جناب غلام رسول مہر کے بقول:

"خضر راہ کا موضوع منظر کشی نہ تھا، تاہم جہاں کہیں اتفاقیہ موقع آگیا ہے، وہاں اس کمال کی کرشمہ فرمائیاں بھی دیدنی ہیں"۔ مثلاً: ابتدا میں رات کے وقت ساحل دریا کی کیفیت ملاحظہ ہو:

شب سکوت افزا، ہوا آسودہ، دریا نرم سیر
تھی نظر حیراں کہ یہ دریا ہے یا تصویر آب

An investment in knowledge pays the best interest.
BS Urdu Notes
English Notes
Notes in PDF
Classes Notes
Site: www.pkjobsbox.com

جیسے گہوارے میں سو جاتا ہے طفلِ شیر خوار
موج مضطر تھی کہیں گہرائیوں میں مست خواب
رات کے افسوں سے طائر آشیانوں میں اسیر
انجم کم ضو گرفتار طلسم ماہ تاب

Websites

- Pkjobsbox.com
- Bsurdunotes.com

Download all notes in PDF